ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

غم انگیز و تکلیف دہ سات صدیوں کے صبر آزما طویل انتظار کے اختتام پر سپین کے تاریخی شہر قرطبہ کے نواح میں تعمیر ہونیوالی سب سے پہلی مسجد کا افتتاح

اس تاریخ ساز مسجد "مسجد بشارت" میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے پہلی نماز جمعہ پڑھا کر اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ اس کا افتتاح فرمایا۔

◄ افتتاحی نماز جمعہ میں دنیا کے چار براعظموں کے گیارہ کوناؤں سے آنے والے احمدیوں کی شرکت ►

سپین میں اسلام کی موعودہ واپسی پر سپین کے طول و عرض میں حیرت و استعجاب اور پریشانی و مسرت کے ملے جلے جذبات کا اظہار

(الفضل کے وقائع نگار خصوصی کے قلم سے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ + عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

فون ۴۴۹

جلد ۷۱/۳۶ | سوموار یکم ذوالحج ۱۴۰۲ھ ۲۰ تبوک ۱۳۶۱ ہش ۲۰ ستمبر ۱۹۸۲ء | نمبر ۲۱۱

۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء (۱۰ تبوک ۱۳۶۱ ہجری شمسی) کا جمعۃ المبارک وہ تاریخی بلکہ تاریخ ساز یوم جمعہ ہے جس کی مبارک یاد انسانی قلوب و اذہان سے کبھی محو نہیں ہوگی اس لئے کہ یہ وہ مقدس و مبارک یوم جمعہ ہے کہ جس کی مبارک ساعتوں میں غم انگیز و تکلیف دہ سات صدیوں کے صبر آزما طویل انتظار کے اختتام پر بفضل اللہ تعالیٰ سپین کے تاریخی شہر قرطبہ کے نواح میں تعمیر ہونے والی سب سے پہلی مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ اس تاریخی مسجد یعنی "مسجد بشارت" میں سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پہلی نماز جمعہ پڑھا کر اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ و متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ اس کا افتتاح فرمایا۔

یہ تاریخ ساز مسجد اللہ تعالیٰ کے الہامی وعدہ کے مطابق تعمیر کرنے کی سعادت جماعت احمدیہ کو سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے سترہ سالہ (باقی صفحہ ۲ پر مسلسل)

La Voz de Córdoba

EDITA: Informaciones Cordobesas, S.A.
DIRECTOR: Francisco Solano Márquez Cruz

DIARIO INDEPENDIENTE

Sábado, 11 de Septiembre de 1982
Año II - Número 454 - Precio con suplemento: 35 pts.

Ayer, en Pedro Abad, por su jefe supremo Hazrat Mirza Tahir

Los ahmadías inauguraron su mezquita

La Comunidad Ahmadía Internacional, en la persona de su jefe supremo, Hazrat Mirza Tahir Ahmad, inauguró ayer en Pedro Abad la que sería la primera mezquita abierta —mezquita *Basharat*, que quiere decir mezquita de la buena nueva— en la provincia de Córdoba, después de setecientos años y, también, la primera de esta Comunidad en España.

En el acto solemne, al que acudieron cerca de tres mil personas, entre los miembros de la Comunidad venidos de diversas partes del mundo y los propios vecinos de Pedro Abad, estuvieron también presentes el vicario de la diócesis cordobesa, Valeriano Orden, el premio Nóbel de Física, Abdus Salam, y el expresidente de la Asamblea General de la ONU, Mohammad Zafrullah Kuan. (Foto Framar)

Páginas 3 y 4

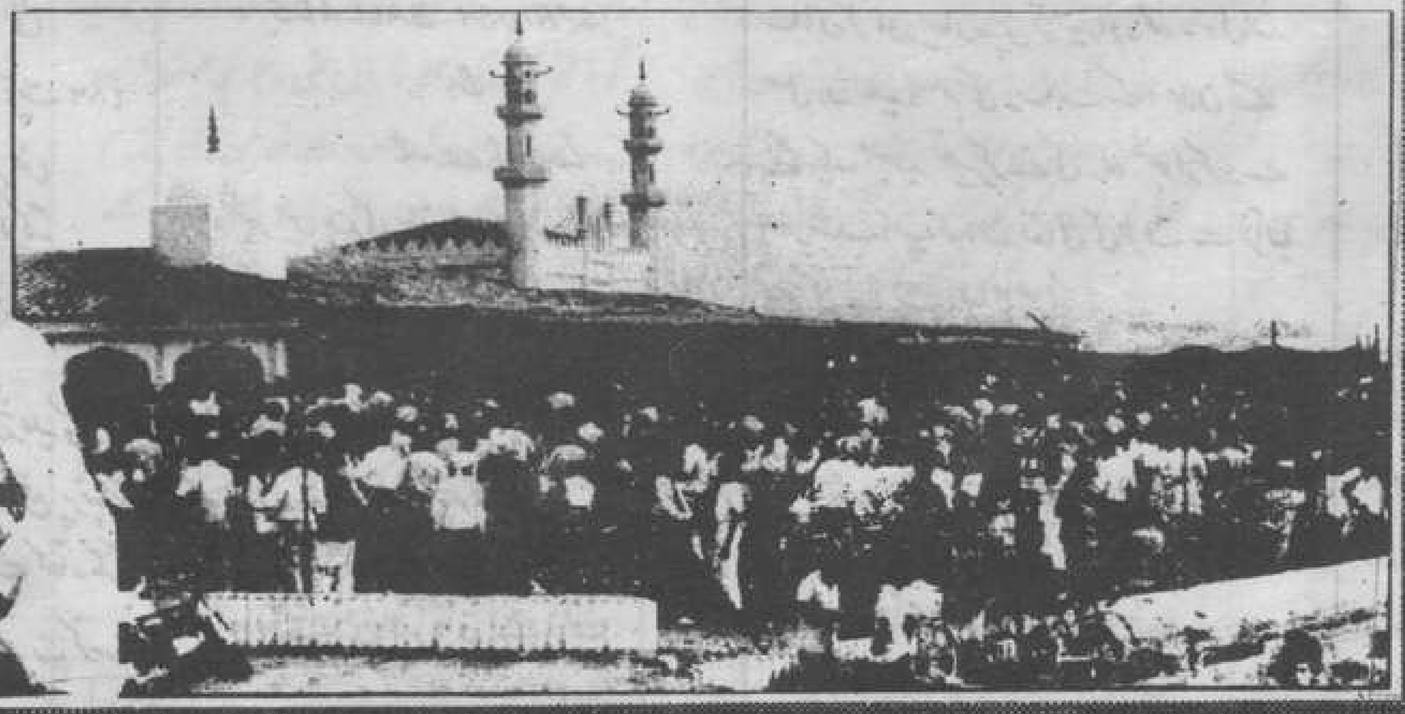

Así lo afirma Vidal Pa- mos, ... CECO

"وہ وقت دور نہیں جب سچے مسلمان پھر سپین پہنچیں گے"

حضرت مصلح موعود کے یہ بابرکت الفاظ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حقیقت کا روپ دھار چکے ہیں اور اللہ کی دی ہوئی توفیق سے تعمیر ہونے والی مسجد بشارت پیدرو آباد سپین کا افتتاح عمل میں آچکا ہے۔ الحمدللہ اس افتتاح کی تصاویر اور خبریں سپین کے مقامی اخبارات نے بڑی فراخدلی کے ساتھ شائع کی ہیں۔ سردست ان میں سے صرف دو اخبارات کے عکس آج کے شمارہ میں شامل اشاعت ہیں ان تراشوں کا ترجمہ کل مورخہ ۱۹ ستمبر کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔

sa. ... de
socian ... SOE
colabo.
viene a hacer un Gobierno fuerte —si gana las elecciones— pues ¡bendito sea Dios!"

Página 5

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ سپین سے لندن تشریف لے آئے

لندن میں دینی و علمی مجالس کا انعقاد ۔ دیگر مصروفیات

ربوہ :- ۱۹ تبوک / ستمبر ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد بشارت سپین کا افتتاح کرنے کے بعد بخیر و عافیت مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۸۲ء کو شام چھ بجے لندن پہنچ گئے ۔ الحمدللہ ۔ حضور ایدہ اللہ کے سفر یورپ کے بارے میں حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے امیر مقامی ربوہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام جو تازہ اطلاع ارسال فرمائی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ حضور ایدہ اللہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں ۔ الحمدللہ ۔

مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۸۲ء کو حضور نے دفتر میں ملاقاتیں فرمائیں اور ڈاک ملاحظہ فرمائی اور بعد نماز عصر مجلس ارشاد میں تشریف فرما ہوئے اور احباب کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازا ۔ اس کے بعد شام ۶ بجے سے رات ساڑھے دس بجے تک سوالات و جوابات کی انتہائی دلچسپ اور معلوماتی مجلس ہوئی ۔

مورخہ ۱۷ ستمبر کو حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ کو اپنے فضل سے صحت و عافیت سے خوش و خرم رکھے ۔ اپنی رحمتوں فضلوں اور برکتوں سے نوازے اور ہر لمحہ و ہر آن اپنی تائیدات سے نوازتا رہے آمین ۔

مقدس و مبارک عہدِ خلافت کے آخری دو سالوں کے دوران نصیب ہوئی ۔ حضور رحمہ اللہ نے اس تاریخ ساز مسجد کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی بشارت کے تحت صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبہ کے ایک اہم حصہ کے طور پر تعمیر کرایا اور اس کی تعمیر مکمل ہونے پر اس کا نام " مسجد بشارت " رکھا اور اس کے باضابطہ افتتاح کے لئے ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کی تاریخ مقرر فرمائی اور ارشاد فرمایا تھا کہ اس کا افتتاح " خلیفۂ وقت کرے گا ۔ یہ امر قابلِ غور ہے کہ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ " میں خود اس کا افتتاح کروں گا " بلکہ فرمایا تھا کہ " اس کا افتتاح " خلیفۂ وقت " کرے گا ۔ " اس میں یہ اشارہ مضمر تھا کہ اس دوران آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آسکتا ہے ۔ چنانچہ آپ مسجد کے افتتاح سے تین ماہ قبل بقضائے الٰہی ۹ جون ۱۹۸۲ء کو بعمر قریباً ۷۳ سال عالمِ فانی سے عالمِ جاودانی کی طرف رحلت فرما ہوئے اور آپ ہی کی مقرر کردہ تاریخ یعنی ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو خلیفۂ وقت سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس میں پہلی نماز جمعہ پڑھا کر اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ و متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ اس کا افتتاح فرمایا ۔

اس تاریخ ساز مسجد میں ادا کی جانیوالی تاریخی نمازِ جمعہ میں دنیا کے چار براعظموں ایشیا (جنوب مشرقی ایشیا و مشرق وسطیٰ) یورپ افریقہ اور امریکہ کے کونہ کونہ سے آنیوالے اسلام و احمدیت کے ہزاروں فدائیوں نے شرکت کی سعادت حاصل کی ۔

اس طرح دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعتہائے احمدیہ کے نمائندوں کو اس تاریخی موقعہ پر حاضر ہو کر سرزمین سپین پر تعمیر ہونے والی اس مسجد میں خلیفۂ وقت کی اقتداء میں ادا کی جانے والی تاریخی نماز جمعہ میں شریک ہونے اور اسلام کی اس کھوئی ہوئی سرزمین میں اسلام کے از سرِ نو غالب آنے کے لئے دعائیں کرنے کا شرف حاصل ہوا ۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے ۔

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ ط ۔ (القصص آیت ۸۶)

وہ خدا جس نے تجھ پر قرآن فرض کیا ہے اپنی ذات کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ وہ تجھے اس مقام کی طرف لوٹا کر لائے گا ۔

یہ پیشگوئی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں فتح مکہ کے موقع پر نہایت شان سے پوری ہوئی ۔ جس بستی سے کفارِ مکہ نے آپؐ کو نکلنے اور وہاں سے ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا تھا خدا تعالیٰ اپنی اس پیشگوئی کے بموجب آپؐ کو فاتح کی حیثیت سے واپس لایا اور ہمیشہ کے لئے اسے آپؐ کی زیرِ نگیں بنا دیا ۔ اس میں شک نہیں کہ یہ پیشگوئی فتح مکہ کے موقع پر نہایت شان سے پوری ہوئی لیکن فی الاصل یہ ایک دائمی پیشگوئی ہے ۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ بشارت دی ہے کہ مخالفین اسلام جس علاقے سے بھی ظلم کی راہ سے اسلام کو مٹاتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں کو وہاں سے نکالنے میں بظاہر کامیاب ہوں گے ۔ ان کی یہ کامیابی عارضی ہوگی ۔ خدا تعالیٰ اسلام کو ضرور بالضرور پھر وہاں واپس لائے گا اور اسے ایسا غلبہ عطا کرے گا جو دائمی ہوگا ۔ قرآن مجید کی اس پیشگوئی کی رُو سے سات آٹھ سو سال تک سپین میں حکمران رہنے کے بعد اسلام کا اس سرزمین میں واپس آنا مقدر تھا ۔ اور اس امر کے باوجود مقدر تھا کہ آج سے صدیوں قبل سپین سے اسلام کے اخراج کے وقت وہاں کے عیسائی یہ دعویٰ کیا کرتے تھے (نعوذ باللہ) ہم نے سپین سے اسلام کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رخصت کر دیا ہے ۔ اب اسلام اس سرزمین میں کبھی واپس نہیں آئے گا ۔ چنانچہ سپین میں مسلمانوں کی عبرتناک تباہی کے وقت سپین کے عیسائی ایک گیت بکثرت الاپا کرتے تھے جس کا ایک بول یہ تھا ۔

" HERE THE QORAN PASSED AWAY-
THERE IN THE CROSS WAS BORNE"
SPANISH BALLADS
BY
Lockhart

(شہر میں بلند کی جانیوالی) صلیب اس امر کو آشکار کر رہی تھی کہ (نعوذ باللہ) یہاں سے قرآن کا جنازہ نکل چکا ہے ۔

لیکن قرآن ایسی بے مثل دائمی شریعت نازل کرنیوالے خدا نے اپنے کلام پاک میں

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ ۔

کے الفاظ میں یہ پیشگوئی کر رکھی تھی کہ اسلام کو دنیا کے کسی علاقہ سے ہمیشہ کے لئے نہیں مٹایا جا سکتا ۔ جہاں بھی اسلام کے دشمن اسے بظاہر مٹانے میں کامیاب ہوں گے خدا تعالیٰ اسلام کو پھر وہاں واپس لائے گا اور اسے دائمی غلبہ عطا کرے گا ۔

قرطبہ سے مسلمانوں کو نکلے ہوئے سات سو برس سے اوپر اور بقیہ سپین سے ان کے مکمل اخراج پر پانچ سو برس گزر گئے لیکن وہاں اسلام کے واپس جانے کے کوئی آثار ظاہر نہ ہوئے ۔ یہ بات ہر دردمند مسلمان کے دل میں کانٹے کی طرح کھٹک رہی تھی اور وہ خون کے آنسو رو رہا تھا ۔ یہی ٹیس سیدنا حضرت مصلح موعود ..... کے دل میں بڑی شدت سے اٹھی اور آپ نے ۱۹۴۶ء میں سپین میں باقاعدہ احمدیہ مسلم مشن کا آغاز فرماتے ہوئے مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر کو مبلغ اسلام کے طور پر بھجوایا ۔ گو سپین میں مذہبی آزادی نہیں تھی تاہم محض حضرت مصلح موعود ..... کی دعاؤں سے ظفر صاحب کو سپین میں اسلام کی تبلیغ کا موقعہ ملا ۔ ۱۹۷۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ سپین تشریف لے گئے ۔ آپ غرناطہ کے " الحمرا پیلس ہوٹل " میں قیام فرما تھے ۔ ایک رات آپ نے انتہائی اضطراب کی حالت میں جاگ کر گذاری اور آپ رات بھر خدا تعالیٰ کے حضور مضطرب دل کے ساتھ رو رو کر دعائیں کرتے رہے کہ اے خدا تو سپین میں اسلام کے جلد غالب آنے کے سامان کر اور یہاں اپنی توحید اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے اعلان کے لئے ایک مسجد تعمیر کرنے کی راہ ہموار کر دے آخر شب آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن مجید کی یہ آیت الہام ہوئی ۔

وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ ط اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ ط قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ۝

(الطلاق آیت ۴)

(ترجمہ :- اور جو کوئی اللہ پر توکل کرتا ہے وہ (اللہ) اس کے لئے کافی ہے اللہ یقیناً اپنے مقصد کو پورا کر کے چھوڑتا ہے ۔ اللہ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر چھوڑا ہے ۔)

اس الہام کے ہوتے ہی آپ کا اضطراب دور ہو گیا اور دل سکینت و اطمینان سے بھر گیا ۔ آپ نے سمجھ لیا کہ سپین میں مسجد کے قیام کی راہ ضرور ہموار ہوگی لیکن ابھی اس میں کچھ وقت لگے گا اور جو اندازہ خدا نے اس کے لیے مقرر کیا ہے اس وقتِ معین پر مسجد کی تعمیر ضرور عمل میں آئے گی اور اس کے ذریعہ سے اسلام اس سرزمین میں ضرور غالب آکر رہے گا ۔ چنانچہ آپ نے مبلغ اسپین مکرم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر کے ذریعہ مسجد کے لیے زمین کی تلاش جاری رکھی ۔ آخر اس الہام کے پورے دس سال بعد ۱۹۸۰ء میں خدا تعالیٰ نے قرطبہ سے میڈرڈ جانے والی شاہراہ پر قرطبہ سے ۴۵ کلومیٹر دور پیدرو آباد نامی قصبہ کے قریب ایک وسیع قطعۂ زمین خریدنے کا غیر معمولی انتظام کرایا اور درمیان میں حائل تمام مشکلات دور کرا کے ایسا تصرف فرمایا کہ سپین کی عیسائی حکومت نے اس پر مسجد تعمیر کرنے کی منظوری دے دی ۔ چنانچہ آپ نے سپین تشریف لے جا کر ۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو اللہ تعالیٰ کے حضور متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ سرزمین طارق پر سات سو چوالیس سال کے طویل زمانہ کے بعد قرطبہ کے نواح میں پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد اپنے دستِ مبارک سے نصب فرمایا اور دو سال کے اندر اندر آپ کی تفصیلی ہدایات کے مطابق مسجد اور مشن ہاؤس کی خوبصورت عمارت پایۂ تکمیل کو پہنچ گئی ۔ آپ نے ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو خدائی بشارت کے تحت تعمیر کردہ اس تاریخ ساز مسجد کا افتتاح خود فرمانا تھا کہ آپ ۹ جون ۱۹۸۲ء کو عالمِ جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہاتھوں اس مسجد کے افتتاح کے مبارک موقع پر احباب جماعت چاروں براعظموں

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ، پبلشر: مسعود احمد ، پرنٹر: سید عبدالحی ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور دور دراز جزائر تک سے آئے۔ اور انکے آنے سے پیدرو آباد کے گرد و نواح اور مسجد بشارت کے وسیع احاطہ کی رونق میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا گیا، یہاں تک کہ قرطبہ اور قرطبہ سے میڈرڈ جانے والی شاہراہ پر واقع ہوٹلوں میں مہمانوں کو ٹھہرانے کے لیے مزید گنجائش نہ رہی۔

قرطبہ کے نواح میں، جہاں کی جامع مسجد دنیا کی سب سے بڑی اور وسیع ترین مسجد ہے اور عیسائی جس کے ایک حصہ کو گرجا کے طور پر استعمال کرتے ہیں سات سو چھیالیس (۷۴۶) سال بعد سب سے پہلی مسجد کی تعمیر اہلِ سپین کے لیے حیرت و استعجاب، ایک گونہ پریشانی اور ایک لحاظ سے مسرت کا موجب بنی ہوئی ہے۔ حیرت و استعجاب اور پریشانی کا اظہار کٹر عیسائی حلقوں کی طرف سے کیا جا رہا ہے۔ وہ اسے سپین میں اسلام کی از سر نو واپسی سے تعبیر کر رہے ہیں۔ اس کے بالمقابل عوام کی ایک خاصی اکثریت جو عیسائیت سے برائے نام دلچسپی رکھتی ہے اس امر پر خوش ہے کہ مذہبی آزادی کے اس نئے دور میں انہیں اسلام سے متعلق براہ راست مسلمانوں کو صحیح اور مستند معلومات حاصل کرنے کا موقع ملے گا اور انہیں اپنے ماضی کے ایک طویل دور کا کہ جب ان کے ملک میں آٹھ صدیوں تک مسلمان حکمران رہے اور ابن حزم، ابن رشد اور محی الدین ابن عربی ایسے نامور فضلاء اور دیگر نادرِ روزگار وجود پیدا ہوئے جن کی بدولت سپین تہذیب و تمدن اور علوم و فنون میں بام عروج کو پہنچا) اس کے صحیح پس منظر میں مطالعہ کرنے کا موقع ملے گا۔ مسجد کی تعمیر میں اہلِ سپین کی گہری دلچسپی اور ملے جلے تاثرات کا پتہ لوگوں کی مسجد میں بکثرت آمد اور اخبارات میں مسجد کے افتتاح سے متعلق وسیع پیمانہ پر خبروں کی اشاعت سے چلتا ہے۔ چنانچہ مختلف شہروں سے اشاعت پذیر ہونے والے اخبارات نے نہ صرف یہ کہ افتتاح کی خبریں بکثرت شائع کیں بلکہ افتتاح سے قبل ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری کے ساتھ اخباری نمائندے بکثرت آکر حضور سے ملاقاتیں کرتے اور بڑی کثرت کے ساتھ تفصیلی خبریں شائع کرتے رہے۔

مسرت و شادمانی کی لہر اور عید کا سماں

مسجد بشارت کے افتتاح کے لیے ۱۰ ستمبر کا دن مقرر تھا لیکن دوسرے ممالک سے احبابِ جماعت کی آمد کا سلسلہ کئی روز پہلے سے شروع ہو چکا تھا جس ملک سے بھی لوگ قرطبہ پہنچتے وہ قرطبہ شہر یا اس کے نواحی علاقوں کے ہوٹلوں میں سے کسی ہوٹل میں اپنے قیام کا انتظام کرنے کے بعد پہلی فرصت میں پیدرو آباد کا رخ کرتے تاکہ مسجد بشارت کی زیارت کر کے اس میں نفل ادا کر سکیں چنانچہ دن بھر مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جاری رہتا۔ احباب اللہ تعالیٰ کی تحمید و تمجید کرتے اور درود پڑھتے ہوئے مسجد کے احاطہ میں داخل ہوتے اور پہلے سے آئے ہوئے مہمانوں کے ساتھ بغل گیر ہو ہو کر ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے۔ ہشاش بشاش چہروں اور مصافحوں اور معانقوں کا یہ منظر بہت بھلا معلوم ہوتا اور تھوڑے تھوڑے وقفہ سے نئے مہمانوں کی آمد کی وجہ سے اس کا سلسلہ تمام دن جاری رہتا۔ مسرت و شادمانی کی یہ لہر ۱۰ ستمبر کی صبح کو اپنے نقطۂ عروج پر جا پہنچی اور صحیح معنوں میں عید کا سماں بندھ گیا۔ جس میں نماز جمعہ کے وقت تک مسلسل اضافہ ہوتا چلا گیا۔ چالیس کے قریب ممالک کے قریباً دو ہزار نمائندے ایک مرکز پر اکٹھے ہوئے وہ قوت جس کی کشش نے انہیں دنیا کے کونے کونے سے بے اختیار کھینچ بلایا تھا قرطبہ کے نواح میں ۷۴۶ سال کے طویل وقفہ کے بعد تعمیر ہونے اور آیت اللہ کا درجہ رکھنے والی مسجد بشارت تھی۔

ان ممالک میں جن کے خوش نصیب نمائندوں کو اس مقدس تاریخی تقریب میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی سپین اور پاکستان کے علاوہ انگلستان، ہالینڈ، مغربی جرمنی، سوئٹزرلینڈ، فرانس، بلجیم اٹلی، ترکی، یونان، ڈنمارک، سویڈن، ناروے، امریکہ، کینیڈا، ٹرینیڈاڈ، نائیجیریا، گھانا، سیرالیون، گیمبیا، زمبابوے، تنزانیہ، یوگنڈا، ماریشس، لیبیا، انڈونیشیا، ملیشیا، سنگاپور، جاپان، بنگلہ دیش، بھارت، سری لنکا اور مشرق وسطیٰ کے متعدد اسلامی ممالک شامل تھے۔ ان میں مختلف ممالک کے مبلغین کرام اور امراء و جماعتہائے احمدیہ کے علاوہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سابق صدر اور انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کے سابق صدر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب، نوبل انعام یافتہ سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام اور محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب شامل تھے۔

تاریخ ساز مسجد میں تاریخی نماز جمعہ

سپین کی تاریخ ساز مسجد یعنی مسجد بشارت میں تاریخی نماز جمعہ کے لیے جس کے ذریعہ اس کا افتتاح عمل میں آنا تھا ڈیڑھ بجے بعد دوپہر کا وقت مقرر تھا۔ لیکن مسجد میں نمازیوں نے دس بجے صبح سے ہی داخل ہو کر اس میں اپنے لیے جگہ حاصل کر لی۔ ان احباب نے مسجد کے اندر نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کرنے کی خاطر ساڑھے تین گھنٹے انتظار کیا اور یہ وقت مسجد میں بیٹھ کر ذکرِ الٰہی کرنے اور بکثرت درود شریف پڑھنے میں گزارا۔ ڈیڑھ ہزار احباب کے لیے مسجد سے ملحق احاطہ میں شامیانہ کی طرز پر سایہ کا بہت معقول انتظام کر کے فرش بچھایا گیا تھا اور خواتین کے لیے باپردہ جگہ کا انتظام کر دیا گیا تھا تاکہ اس علیحدہ شامیانہ میں پانچ صد خواتین بآسانی نماز ادا کر سکیں۔ بارہ بجے تک یہ جگہ بھی پُر ہو گئی۔ احباب آتے اور صفوں میں بیٹھتے چلے گئے۔ بارہ بجے دوپہر تک جب مسجد کا مسقف حصہ اور احاطہ نمازیوں سے (جن میں مردوں کے علاوہ مستورات بھی سینکڑوں کی تعداد میں شامل تھیں) پُر ہو گیا تو مبلغ سپین محترم سید محمود احمد صاحب ناصر نے احبابِ جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا اس مقدس اور بابرکت موقع پر جو اسلام و احمدیت بلکہ دنیا کی تاریخ میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے احباب اپنا زیادہ سے زیادہ وقت ذکرِ الٰہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں گزاریں نیز سیدنا حضرت اقدس ..... اور آپ کے خلفاء کے لیے دعائیں کریں اور پھر اپنی دعاؤں میں موسیٰ بن نصیر اور طارق بن زیاد کو بھی ضرور یاد رکھیں۔ ان دونوں مسلمان جرنیلوں کے دنیا بھر کے مسلمانوں پر اور بالخصوص اس ملک یعنی سپین پر بہت احسانات ہیں۔

پونے ایک بجے حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم منیر الدین صاحب شمس مبلغ کینیڈا نے دنیا بھر میں پھیلی ہوئی ان احمدی جماعتوں اور مختلف اقوام سے متعلق رکھنے والے احمدی مردوں اور خواتین کے نام پڑھ کر سنائے جنہوں نے اس مقدس موقع پر تاروں کے ذریعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مبارکباد عرض کرنے کے علاوہ دعا کی درخواست کی تھی۔ اس طویل فہرست کو سننے کے دوران احبابِ جماعت ساتھ کے ساتھ ان کے لیے بھی دعائیں کرتے رہے۔

اس تاریخی موقعہ پر جمعہ کی اذان دینے کا شرف لاہور کے مکرم منیر احمد صاحب جاوید کے حصہ میں آیا ایک بجے قبل جب انہوں نے اپنی پُرشوکت آواز میں جمعہ کی پہلی اذان شروع کی تو احباب پر عجیب وارفتگی کا عالم طاری ہوا۔

اس پُرشوکت اذان کے مقدس کلمات کی گونج دلوں پر ایک خاص اثر پیدا کرنے اور ان کے تاروں کو عجیب پُرکیف انداز میں چھیڑنے کا موجب ہوئی۔

اذان مکمل ہونے پر مبلغ سپین مکرم عبدالستار صاحب نے اذان کا سپینش زبان میں ترجمہ سنایا۔ تاکہ گرد و نواح کے وہ سپینش باشندے جو افتتاحی نماز کا نظارہ کرنے بڑی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ اور مسجد کے احاطہ میں جمع تھے اذان کا مفہوم سمجھ سکیں۔

اثر انگیز خطبہ جمعہ

ایک بجکر چالیس منٹ پر حضور خطبہ ارشاد فرمانے اور نماز پڑھانے کے لیے مسجد میں داخل ہوئے۔ حضور کا چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا اور اس میں ایک گونہ غم کی جھلک بھی نمایاں تھی۔ جونہی حضور محراب میں پہنچے سپین کے سب سے قدیمی مبلغ محترم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر نے جو پہلی صف کے درمیان میں محراب کے سامنے بیٹھے تھے بے اختیار ہو کر کسی قدر رقت آمیز لہجہ میں بلند آواز سے کہا "حضور! آج عید ہے۔ حضور کو اور ساری جماعت کو یہ عید مبارک ہو، الحمد للہ ثم الحمد للہ" ان کی آواز کا بلند ہونا تھا کہ دوسرے احباب نے بھی دھیمی آوازوں میں مبارکباد عرض کرنے میں ان کا ساتھ دیا۔ حضور کے ارشاد پر مکرم منیر احمد صاحب جاوید نے ہی دوسری اذان دی۔ جس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ایک نہایت اثر انگیز خطبہ ارشاد فرمایا جس نے دلوں کو ہلا کر رکھ دیا۔

حضور نے جب تشہد و تعوذ کے بعد سورۃ الفاتحہ کی تلاوت شروع کی تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کی آیت کو تین دفعہ دہرایا۔ ہر بار حضور کی آواز پہلے زیادہ رقت آمیز اور پُرشوکت ہوتی چلی گئی۔ اور احباب بھی محویت کے عالم میں اس آیۂ کریمہ کو زیرِ لب دہراتے رہے۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا آج کا دن تمام دنیا کے احمدیوں کے لیے اور خصوصاً ان کے لیے جو اس وقت یہاں حاضر ہیں اور مسجد کے افتتاح میں شامل ہیں خوشیوں کا دن ہے۔ آج ہمارے دل حمد سے بھرے ہوئے ہیں لیکن یہ خوشیاں مقدس غم بن کر ہمارے دلوں پر چھا گئی ہیں۔ دنیا کی خوشیوں سے ہمارا ان خوشیوں کا کوئی تعلق نہیں آج سب سے پہلے مجھے اس وجود (سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ) کی یاد ستا رہی ہے جو آج ہم میں موجود نہیں۔ (یہ الفاظ زبان سے ادا کرتے ہوئے حضور کی آواز بھرا گئی۔ اس عالم میں آپ نے مزید فرمایا) اگر وہ وجود آج ہم میں ہوتا تو یہ خطبہ وہ دے رہا ہوتا۔ اس نے اس مسجد کی تعمیر کے لیے بہت محنت کی وہ بے قرار رہا اور خدا کے حضور گریہ و زاری کرتا رہا۔ اسکی بے قراری اور گریہ و زاری کا آج ہم پھل کھا رہے ہیں یہ اسکی مقبول دعاؤں ہی کی بدولت ہے کہ ہم آج اس مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں اسی لیے خوشیوں کا یہ دن آج ہمارے لیے غم کا ایک سایہ لے کر آیا ہے عالم بالا میں اس کی روح آج مسرتوں سے سب سے زیادہ سرشار ہو رہی ہو گی۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا ہم دنیا بھر میں مسجدیں بنا رہے ہیں۔ ان مسجدوں کی تعمیر کے پس منظر میں لمبے عرصہ تک کی جانے والی قربانیوں کی تاریخ ہوتی ہے۔ یہ مسجد چند امیر لوگوں کی وقتی مالی قربانی کا نتیجہ نہیں ہے۔ اس کے پیچھے ایک پورے گھر کی مسلسل کی جانے والی لمبی قربانی کی تاریخ ہے۔ اگر ہم ان کے لیے دعا نہ کریں جو اپنے رب کے حضور خاموشی سے پس منظر میں رہ کر قربانی کرتے رہے تو یہ ناشکری ہو گی۔ میری مراد مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر اور ان کے خاندان کی قربانیوں سے ہے۔ اس زمانہ میں (یعنی ۱۹۴۶ء میں۔ ناقل) جبکہ ان تک مالی امداد پہنچانے کا کوئی ذریعہ نہ تھا اور سپین کے ملکی قوانین بھی تبلیغ کی راہ میں حائل تھے انہوں نے خاص جذبہ سے اپنی قربانی پیش کی۔ انہوں نے بہت مشکل اور نامساعد حالات میں تن تنہا کسی قسم کی مالی مدد کے بغیر سالہا سال تک اس ملک میں تبلیغ کا کام جاری رکھا اور ان کے بیوی بچے بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس قربانی میں ان کے ساتھ شامل رہے اور کوئی حرف شکایت زبان پر نہیں لائے۔ یہ مسجد آج اس قربانی ہی کا ایک پھل ہے۔ جس کی شیرینی سے ہم لذت یاب ہو رہے ہیں۔

خطبہ جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا مدتوں پہلے مجھے یہاں (یعنی سپین میں) آنے کا اتفاق ہوا۔ ۱۹۵۷ء کی بات ہے میں اور میر محمود احمد صاحب ناصر یہاں آئے۔ مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر کی ایک مختصر سی ریڑھی تھی جس پر رکھ کر وہ بازار میں عطر بیچا کرتے تھے۔ دشمن اگر اسے توڑ پھوڑ دیتے تھے۔ یہ پھر اسے درست کر کے عطر بیچنے لگتے جو تھوڑی بہت آمد ہوتی اُس سے اپنا اور اپنے بیوی، بچوں کا گزارہ بھی چلاتے اور کچھ رقم بچا کر اس سے تبلیغی لٹریچر بھی شائع کرتے اور اسے چوری چھپے تقسیم کرتے۔ ان کے گھر پر کئی حملے کئے گئے اور پولیس بھی کئی بار انہیں پکڑ کر لے گئی، لیکن یہ اپنے کام میں مگن رہے۔ بڑی مشکل سے انہوں نے ان حالات میں ایک لمبا زمانہ گذارا۔ ان کا طریق تبلیغ جو ہم نے دیکھا یہ تھا کہ انہوں نے ایک SPRAY رکھا ہوا تھا۔ جب لوگ ان کے گرد جمع ہو جاتے تو اس سے ہر طرف خوشبو بکھیر دیتے اور کہتے۔ یہ خوشبو تمہارے پاس نہیں رہے گی۔ یہ ہوا میں تحلیل ہو کر اُڑ جائے گی۔ میرے پاس ایسا عطر بھی ہے جس کی خوشبو کبھی ختم نہیں ہوگی۔ اس کی خوشبو لافانی ہے وہ اگلے جہان میں بھی تمہارے ساتھ جائے گی۔ یہ کہہ کر وہ اپنا کارڈ تقسیم کر دیتے۔ یہ ساری قربانیاں ہیں جو آج مجھے یاد آ رہی ہیں۔ میں نے سوچا میں آپ کو بھی یہ قربانیاں بتاؤں اور دعا کی تحریک کروں۔ حقیقت یہ ہے جنہوں نے اپنا سب کچھ اسلام کے لیے بیچ دیا ہو خدا تعالیٰ کی پیار کی نگاہیں اُن پر پڑتی ہیں۔ مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر کی اولاد بھی اسی رنگ میں رنگی ہوئی ہے۔ کسی نے کبھی ایک لفظ زبان سے نہیں کہا۔ یہ وہ روح اور جذبہ ہے جو ہر واقف زندگی میں ہونا چاہیئے اور ضرورت اس بات کی ہے کہ جگہ جگہ ایسے واقفین زندگی پیدا ہوں۔ کیونکہ کام بہت ہے اور وقت تھوڑا۔ ابھی پہاڑوں کی کئی چوٹیاں ہیں جو ہمیں سر کرنی ہیں۔ اسی طرح میں اپنے بھائی (مبلغ سپین) میر محمود احمد اور ان کی بیگم جو میری ہمشیرہ ہیں کے لیے بھی دعا کرتا ہوں۔ ان دونوں نے اس تقریب کے سلسلہ میں بہت محنت کی ہے۔ میری ہمشیرہ نے مجھے بتایا کہ انہیں کام کرتے کرتے یہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ رات کے تین بج گئے ہیں وہ تین بجے کے بعد سوتی رہی ہیں۔ پھر شیخ مبارک احمد صاحب اور انگلستان کی جماعت ہے جس نے اس مسجد کی تعمیر کا بار اٹھایا ہے۔ وہ بھی ہماری دعاؤں کے مستحق ہیں۔

اسی ضمن میں حضور نے اہل مغرب کی حالت اور اس تعلق میں جماعت احمدیہ پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اس کے ساتھ ہی میرا ذہن اہل مغرب کی طرف پھرا۔ ان کی حالت سے صاف عیاں ہے کہ ایک مسجد سے کام نہیں بنے گا ہم نے بستی بستی مسجد بنانی ہے۔ ان ملکوں میں اتنا شرک پھیلا ہوا ہے کہ حیرت ہوتی ہے ان لوگوں کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان کی دنیا کی آنکھ روشن ہے اور دین کی آنکھ بالکل بے نور ہے۔ اس سے ان کی انتہائی ناگفتہ بہ حالت کا اندازہ ہوتا ہے اور اسی سے ظاہر ہے کہ ایک مسجد سے کام نہیں بنے گا ان کی حالت سدھارنے اور انہیں اسلام کی آغوش میں لانے کے لیے بے انتہا قربانیوں کی ضرورت ہے، بے انتہا مال کی ضرورت ہے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ سب مشکلات ایک طرف اور میرے رب کی ایک نظر رحمت ایک طرف، لیکن ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنے آپ کو اُس کی نظر رحمت کا مستحق بنائیں۔ اس دورہ میں میں نے محسوس کیا کہ ان ممالک میں افراد جماعت کو اپنی ذمہ داریوں کا پورا احساس نہیں۔ میں نے ہر ملک میں افراد جماعت کی فہرستیں بنوائیں اور ان کی مالی قربانیوں کا جائزہ لیا۔ معلوم یہ ہوا کہ پچاس فیصد افراد ایسے ہیں جو سرے سے چندہ ہی نہیں دیتے اور جو چندہ دینے والے ہیں وہ شرح سے بہت کم دیتے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ نے ان پر بہت فضل کیا ہے۔ میں نے انہیں سمجھایا کہ خدا سے سچائی کا معاملہ کرو وہ تمہیں بہت برکتیں دے گا۔ پھر بعض لوگوں کے حالات علم میں آئے بہت دُکھ ہوا ان کے حالات معلوم کر کے۔ کیسے تعجب کی بات ہے کہ احمدی کہلا کر اور خدا تعالیٰ سے یہ عہد و پیمان باندھ کر کہ وہ اسلام کی کشتی کو پار لگانے کے لیے سر دھڑ کی بازی لگا دیں گے صرف چند آدمی ہیں جنہوں نے سارا بوجھ اٹھایا ہوا ہے باقی دور کھڑے نظارہ کر رہے ہیں اس میں شک نہیں میں نے اخلاص کے نظارے بھی دیکھے بعض لوگ بہت اخلاص سے قربانیاں کر رہے ہیں اور خدمت میں پیش پیش ہیں۔ وہی ہیں جن میں احمدیت کی روح ہے اور انہی کے سر پر یہ قافلہ آگے بڑھ رہا اور نئی منزلیں طے کر رہا ہے۔ ایسے ایسے مخلص بھی جماعت میں ہیں کہ ان کے اخلاص کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ امریکہ سے ایک دوست کا خط آیا۔ اُس نے لکھا کہ جو کچھ میرا ہے وہ سلسلہ کا ہے، سلسلہ جب چاہے اور جس طرح چاہے اپنے کام میں لا سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا حقیقت یہ ہے کہ مسجدوں کی بہت ضرورت ہے اور حقیقت یہ ہے کہ مبلغوں کی بہت ضرورت ہے۔ میں ابھی کوئی تحریک نہیں کر رہا اور سردست کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہتا تاکہ اصلاح کا موقع ملے اور جو کمزوری دکھا رہے ہیں وہ ہمارے ساتھ آملیں اس لیے وہ تمام دوست جو یہ خطبہ سُن رہے ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے ایسے بھائیوں کو سمجھائیں کہ کیوں اپنے آپ کو محروم کر رہے ہو۔ تمہاری لذتیں تم سے چھین لی جائیں گی۔ تمہیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ جو خدا کی راہ میں قربانی کرتے ہیں خدا انہیں برکتوں سے نوازتا ہے۔ یہ ہمارا تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ اللہ نے قربانی کرنے والوں پر بڑے فضل کئے ہیں۔ سینکڑوں احمدی خاندان ہیں جنہوں نے شروع میں دین کی خاطر تکلیفیں اٹھائیں اور آج وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ غنی ہے اُس کی رحمتوں اور فضلوں کے خزانے بے حد و بے حساب ہیں۔ ایسے خدا سے تعلق جوڑنے کے بعد منہ موڑنا کہاں کی عقلمندی ہے۔ یہ تو خودکشی ہے۔ یہ کبھی فراموش نہ کرو کہ اگر ہم غلط راہ پر پڑ گئے تو برکتیں جاتی رہیں گی۔

حضور نے فرمایا جہاں تک چندہ عام کا تعلق ہے خلیفہ وقت اسے معاف کر سکتا ہے جو احمدی شرح کے مطابق چندہ عام نہیں دے سکتا میں کھلے طور پر وعدہ کرتا ہوں کہ وہ درخواست دے جس میں اپنے حالات بیان کرے میں شرح میں کمی کی اجازت دے دوں گا، لیکن اس ضمن میں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ خدا کے ساتھ جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ خدا نے تو تمہیں ایک کروڑ دیا ہو اور تم چندہ دو ایک لاکھ پر اور کہو یہ کہ اس نے ایک لاکھ ہی دیا ہے، کیا تم سمجھتے ہو کہ نعوذ باللہ خدا بھول گیا ہے کہ اس نے تمہیں ایک کروڑ دیا تھا۔ تمہیں چاہیئے کہ تم اپنی آمد صحیح بتاؤ اور پھر اپنے حالات کی وجہ سے اُس پر شرح میں کمی کی درخواست دو۔ میں ایسی ہر درخواست کو منظور کر لوں گا۔ مجھے اس کی ہرگز فکر نہیں کہ کام کیسے ہوگا۔ اگر ایک آدمی منہ پھیر لے گا خدا تعالیٰ اس کی جگہ دس اور لے آئے گا جو قربانیاں کرنے والے ہوں گے۔ مجھے جماعت کا غم نہیں فکر اگر ہے تو یہ کہ کوئی ایک احمدی بھی کیوں ضائع ہو۔ جو کمزوری دکھا رہے ہیں ہم نے انہیں اصلاح کا ایک موقع دے کر اور انہیں اپنے ساتھ ملا کر بڑھنا ہے اس لیے جہاں ایسے بھائیوں کی اصلاح کی کوشش کریں وہاں ان کے لیے دعائیں بھی کریں۔

حضور نے سپین کے تعلق میں ایک خاص امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مزید فرمایا کہ جب سے میں یہاں آیا ہوں ایک تکلیف دہ امر پر غور کرتا رہا ہوں اسی لیے میں نے کہا کہ اس مسجد کی تعمیر اور اس کے افتتاح کے نتیجہ میں جو خوشیاں ملی ہیں وہ غموں میں ڈھلنے والی خوشیاں ہیں۔ ہم یہاں ایک لمبے عرصہ سے تبلیغ کر رہے ہیں لیکن اس طویل عرصہ میں ہم اتنی جماعت نہیں بنا سکے کہ وہ یہاں کے ماحول میں اپنے اسلامی معاشرہ کی حفاظت کر سکے۔ چند آدمی معاشرہ کی حفاظت نہیں کر سکتے۔ معاشرہ کی حفاظت کے لیے کثرت تعداد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لیے اس ملک میں بھی تعداد کا بڑھنا بہت ضروری ہے۔ دنیا میں اتنا شرک پھیلا ہوا ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ گھر گھر میں دہریت داخل ہو رہی ہے پھر معاشرہ کی آزادیاں ہیں انہوں نے زندگی کا نظام تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ اس لیے میں جب سے یہاں آیا ہوں یہی دعا کر رہا ہوں کہ اے خدا اس مسجد کی آبادی کا تو خود ہی سامان کر۔ ہم میں کوئی طاقت نہیں، تجھے سب قدرت اور طاقت حاصل ہے تو خود ایسے لوگ پیدا کر کہ جو اس مسجد کو آباد رکھ سکیں۔ پس جب تک آپ یہاں ہیں دعائیں کریں اور اس قدر دعائیں کریں کہ سپین کی مٹی کو اپنے آنسوؤں سے گیلا کر دیں۔ ہر آنسو سے ایک محی الدین ابن عربی پیدا ہو اور ہر آنسو سے ایک ابن رشد پیدا ہو۔ آج ایک محی الدین ابن عربی اور ایک ابن رشد کی نہیں بلکہ کئی محی الدین ابن عربی اور کئی ابن رشد کی ضرورت ہے۔ ہم صرف خدا کے حضور میں آنسو بہا سکتے ہیں۔ پس جس قدر ہو سکے آنسو بہائیں اور سپین کی مٹی کو اپنے آنسوؤں سے تر کر دیں اور کوشش کریں کہ آنسوؤں کے ہر قطرہ سے محی الدین ابن عربی اور ابن رشد پیدا ہوں جو سپین کی تقدیر بدل دیں۔

حضور ایدہ اللہ کا یہ دل ہلا دینے والا خطبہ جو ایک بجکر چالیس منٹ پر شروع ہوا تھا ۲ بجکر ۴۰ منٹ پر اس حال میں ختم ہوا کہ بہت سے احباب کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور وہ اپنے قادر و توانا خدا کے حضور سپین میں دلوں کی فتح کے ذریعہ اسلام کے از سر نو غالب آنے کے لیے مجسم دعا بنے ہوئے تھے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا بعض دوستوں نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ اس موقعہ پر اجتماعی بیعت لی جائے۔ اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ بہت سے ملکوں سے احباب آئے ہوئے ہیں انہیں مرکز سے دور ہونے کی وجہ سے دستی بیعت کا موقعہ نہیں ملتا۔ چنانچہ نماز جمعہ کے بعد بیعت ہوگی۔ دعا کے ضمن میں ایک ضروری بات میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب دعا کرنے لگو تو پہلے اپنے رب کی حمد کرو پھر مجھ پر درود بھیجو اور اس کے بعد خدا سے دعا مانگو۔ ہمیشہ دعا کرنے میں اسی طریق کو اختیار کیا جائے۔ آپ بھی دعاؤں میں اس طریق کو نہ بھولیں۔ حمد کیساتھ ہی درود کا چشمہ پھوٹ پڑے تاکہ خدا کی رحمت کا چشمہ بھی ساتھ ہی بہہ نکلے۔

سوز و گداز کی ناقابل بیان کیفیت

اس کے بعد حضور نے تاریخ عالم میں سنگ میل کی حیثیت رکھنے والی اس تاریخ ساز مسجد میں جمعہ کی تاریخی نماز پڑھا کر اس کا افتتاح فرمایا۔ اس نماز کے دوران مبلغ سپین محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر کو محراب میں حضور کے دائیں پہلو میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ جمعہ کی یہ نماز اپنی تاریخی حیثیت کے علاوہ سوز و گداز، تضرع و ابتہال اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درد و الحاح کے لحاظ سے ایک خاص کیفیت کی حامل تھی۔ نماز پڑھانے کے دوران خود حضور ایدہ اللہ پر سوز و گداز اور رقت کا عجیب عالم طاری تھا۔ پہلی رکعت میں ہی حضور نے سورۃ الفاتحہ کی ایک ایک آیت اس درد و سوز کے ساتھ پڑھی کہ مقتدیوں پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ وہ سراپا درد بن گئے۔ چنانچہ سجدوں میں ایسے تضرع کیساتھ دعائیں ہوئیں کہ ماحول دھیمی دردناک آوازوں سے گونجنے لگا۔ اسی درد و سوز کے عالم میں یہ تاریخی نماز جمعہ اپنے اختتام کو پہنچی۔

نماز جنازہ غائب

نماز جمعہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے محترم محمود احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے والد ماجد محترم مولانا ابوالخیر محب اللہ صاحب مرحوم کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ مولانا موصوف نے پچھلے دنوں بنگلہ دیش میں اس حال میں وفات پائی تھی کہ ان کے فرزند ارجمند محترم محمود احمد صاحب سیدنا حضور ایدہ اللہ کے حالیہ دورہ یورپ میں حضور کے ہمرکاب تھے۔ محترم محمود احمد صاحب کو اپنے والد محترم کی وفات کی خبر دوران سفر ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں ملی تھی۔

بین الاقوامی اجتماعی بیعت کا پُرکیف منظر

اس کے بعد حضور نے اجتماعی بیعت لی۔ بیعت لینے سے قبل حضور نے ارشاد فرمایا کہ سپین کے تینوں مبلغین (محترم مولانا کرم الٰہی ظفر، محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر اور محترم عبد الستار صاحب) میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھیں گے۔ مزید برآں حضور نے محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب اور صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ہندوستان کو بھی اپنے ہاتھ پر ہاتھ رکھنے کا حکم فرمایا۔ نیز یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اس کے علاوہ سپین کے نومسلم احمدی احباب بھی جہاں تک ان کے لئے ممکن ہو سکے میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ لیں باقی احباب ان سب کے اور باہم ایکدوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھ لیں۔ چنانچہ سب نے اس طرح ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر حضور ایدہ اللہ کے ساتھ جسمانی رابطہ قائم کر لیا۔ حضور نے بڑے پُر درد اور رقت آمیز لہجے میں احباب سے بیعت کے الفاظ دہروائے۔ احباب نے اس قدر رقت اور درد و سوز سے بیعت کے الفاظ دہرائے کہ بہت سے احباب کی چیخیں نکل نکل گئیں بیعت کے بعد حضور نے دعا کرائی۔ دعا کے دوران احباب کی گریہ وزاری اور دردناک آوازوں سے مسجد اور اس کا ماحول گونج اٹھا۔ حضور ایدہ اللہ کے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد یہ پہلی بین الاقوامی دستی بیعت تھی جو اتنے وسیع پیمانہ پر لی گئی۔ یہ ایک عجیب منظر تھا۔ کالے اور گورے، زرد اور گندم گوں، ہر نسل اور ہر قوم کے افراد درد میں ڈوبی ہوئی آوازوں میں بڑے ہی پختہ عزم اور جذبہ و جوش کے ساتھ بیعت کے الفاظ دہرا رہے تھے وہ اپنی اس خوش قسمتی پر نازاں تھے کہ انہیں ایک نہایت ہی بابرکت موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

اس موقع پر جن سپینش احمدیوں کو حضور کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ ان میں برادر عبد اللطیف لوئیس دلوال، برادرم عبد السلام مائیوں، برادر عبد الرحمٰن کلیمنتے اسکوبار، عزیز فاتح الدین کلیمنتے، برادر محمد یوسف خوسے مرئیبہ سانچس، برادر محمد اسحٰق ناصر اور برادر عبد الکریم بائنا شامل تھے۔ جب حضور بیعت لینے اور دعا کرانے کے بعد واپس تشریف لے جانے لگے تو سپین کے سب سے پرانے احمدی برادر عبد اللطیف لوئیس دلوال نے کھڑے کھڑے حضور کو انگریزی میں مخاطب کرتے ہوئے عرض کیا آج ہمارے لئے عید ہی عید ہے۔ ایک تو سپین میں مسجد کا افتتاح عمل میں آیا ہے۔ دوسرے ہمارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ ہزاروں میل کا فاصلہ طے کر کے یہاں تشریف لائے ہیں اور بفضل اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان موجود ہیں۔ میں اس موقع پر دلی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اپنے آقا کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور حضور سے درخواست کرتا ہوں کہ حضور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو جو چھوٹی سی جماعت ہے اپنے فضل سے جلد بہت بڑی جماعت بنا دے۔ مکرم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر نے اُن کے ان جذبات کا سپینش زبان میں ترجمہ سنایا تاکہ دوسرے سپینش احباب کو اس کا علم ہو سکے۔ حضور نے از راہِ تلطف برادر عبد اللطیف لوئیس دلوال کی طرف بڑھ کر انہیں شرف مصافحہ بخشا اور پھر باری باری دیگر سپینش احمدیوں سے بھی مصافحہ کرنے کے بعد قیام گاہ میں واپس تشریف لے گئے

اس طرح سپین کے شہر قرطبہ کے نواح میں ۷۴۶ سال بعد تعمیر ہونے والی پہلی مسجد کا افتتاح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے درمیان عمل میں آیا۔

حضور کے تشریف لے جانے کے بعد مختلف ملکوں کے احباب باہم بغلگیر ہو ہو کر ایک دوسرے کو دیر تک مبارکباد دیتے رہے سب کے ہی چہرے خوشی سے تمتما رہے تھے۔ اور سب کے دل خدا کی حمد کے جذبات سے پُر تھے کہ اُن کو افتتاحِ مسجد کی اس بابرکت تقریب میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ واللہ ذو الفضل العظیم۔

اسی روز شام کے وقت مسجد کے احاطہ میں افتتاح کے سلسلہ میں ایک پبلک تقریب منعقد ہوئی جس میں احباب جماعت کے علاوہ بڑی تعداد میں پیدرو آباد اور اس کے گرد و نواح کے لوگوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر مقامی اور قومی پریس، نیوز ایجنسیز اور ٹی۔وی کے چالیس سے زائد نمائندگان بھی شریک ہوئے۔ اس تقریب کی تفصیلی روئیداد بعد میں قارئین کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔

ضروری اعلان

مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۸۲ء کا پرچہ بعض ناگزیر وجوہات کے باعث تاخیر سے شائع ہوا ہے۔ لہٰذا قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات تک وقت پر نہیں پہنچ سکا۔ جس کے لیے ادارہ معذرت خواہ ہے۔ (مینیجر)

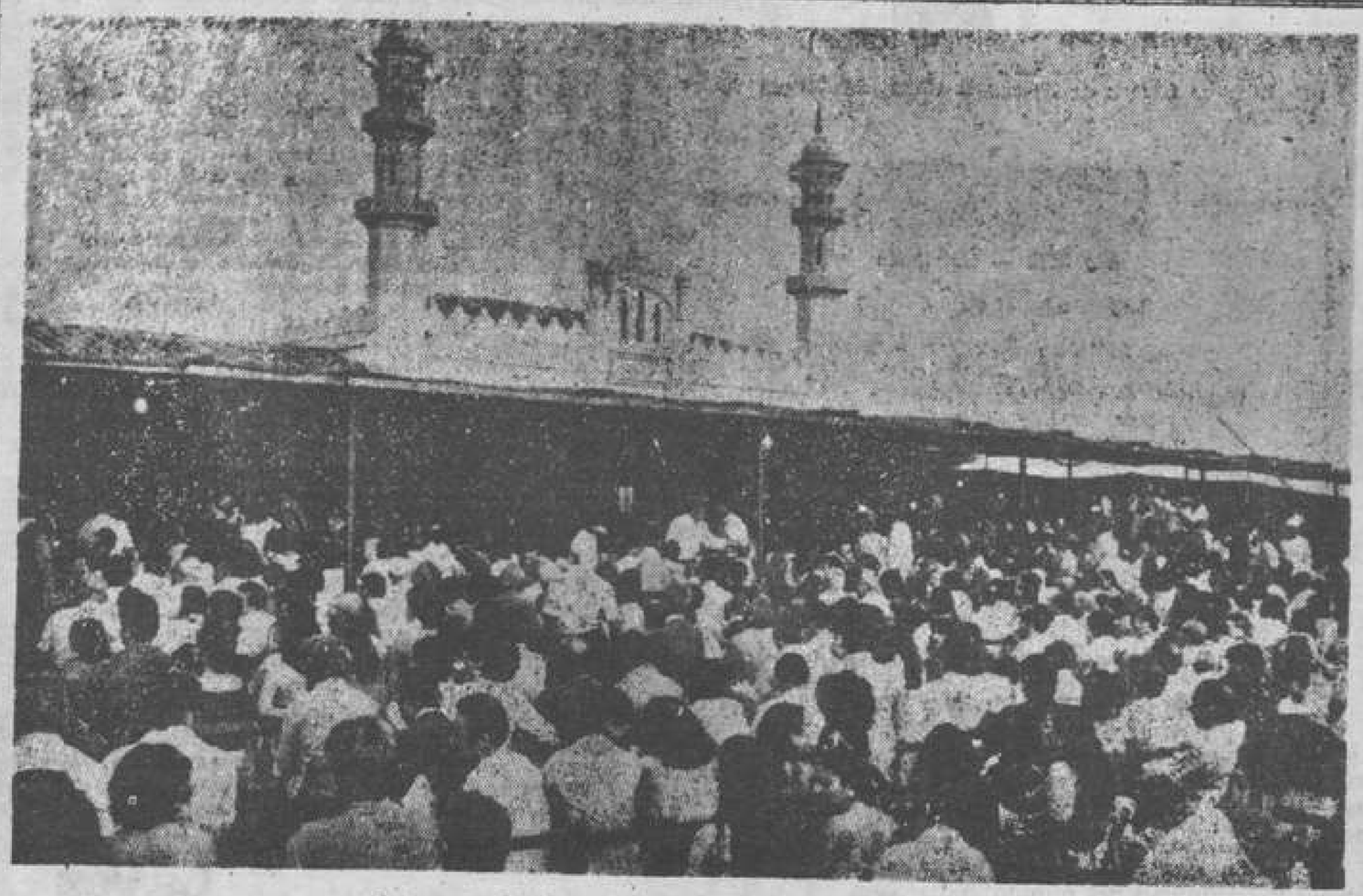

Inaugurada la mezquita de Pedro Abad

Este aspecto presentaban ayer los alrededores de la nueva mezquita ahmadía de Pedro Abad donde musulmanes y habitantes de la localidad vivieron juntos una jornada festiva que marca un hito histórico al ser la primera construida en nuestro país después de siete siglos. Ilustres visitantes entre los que se encontraban el Nobel Abdus Salam y el ex-presidente de la ONU, Zafrullah Khan, se dieron cita en el acto solemne de la inauguración. — (Foto Ricardo)

El jalifa supremo de la comunidad ahmadía se dirigió desde el Mirab de la nueva mezquita inaugurada ayer en Pedro Abad a los numerosos fieles de la secta, que desde gran número de países, se desplazaron a dicha localidad cordobesa. — (Foto Ricardo)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خصوصی درخواست دعا

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ فرماتی ہیں کہ :-

"میرے داماد عزیزم مرزا مجید احمد صاحب کا پورٹ لینڈ میں ۱۷ ستمبر کو اپریشن ہوا ہے۔ کل ٹیلی فون کے ذریعہ اطلاع ملی ہے کہ اپریشن کامیاب ہوگیا ہے تین By Pass بنائے گئے ہیں احباب جماعت بہت دعائیں کریں دردِ دل کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو مکمل صحت عطا فرمائے اپریشن کے بعد کسی قسم کی پیچیدگی نہ پیدا ہو اور صحت و سلامتی کے ساتھ وہ اپنے گھر واپس آئے۔

ہم یقیناً سپین کو نہیں بھولے!

سیدنا حضرت مصلح موعود کا ایک ایمان افروز ارشاد

"کیا سپین میں سے نکل جانے کی وجہ سے ہم اُسے بھول گئے ہیں؟ ہم یقیناً اسے نہیں بھولے۔ ہم یقیناً ایک دفعہ پھر سپین کو لیں گے ..... ہماری تلواریں جس مقام پر جاکر کُند ہوگئیں وہاں سے ہماری زبانوں کا حملہ شروع ہوگا اور اسلام کے خوبصورت اُصول کو پیش کرکے ہم اپنے ..... بھائیوں کو خود اپنا جزو بنا لیں گے۔"

(الفضل ۶ اپریل ۱۹۴۶ء)

لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ کا

سالانہ اجتماع

لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ کا یک روزہ سالانہ اجتماع ۲۳/۹/۸۲ کو دفتر لجنہ کے ہال میں صبح ۸ بجے ہو رہا ہے۔ لجنات و ناصرات سے زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کی درخواست ہے۔

(صدر لجنہ مقامی ربوہ)

وقفِ جدید کے سال رواں کا دو تہائی حصہ گذر چکا ہے

کیا آپ نے اپنا چندہ وقفِ جدید ادا فرما دیا ہے؟

ناظم وقف جدید

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

Ese era el significado de la inauguración para el jefe supremo de la Comunidad

"Por la conquista espiritual de Andalucía"

Previamente a la celebración del acto de inauguración, el jefe supremo de la Comunidad Ahmadía Internacional ofreció una conferencia de prensa a los medios informativos, que abrió destacando el especial significado de esta inauguración, "porque pensamos que con ella se van a sentar las bases para que el pueblo español abra sus corazones al Islam". Recordó la profecía coránica del triunfo del Islam en todo el mundo, y, "entonces, Andalucía forma parte de esa conquista espiritual", dedujo.

Las razones de la elección de Pedro Abad para la ubicación de esta primera mezquita de la Comunidad en España, las puso en su predecesor "que consideró —recordaba— que las gentes de este lugar eran amables y hospitalarias, capaces de entender el amor, la base de nuestra religión y algo más importante que las propias tradiciones religiosas de otros lugares".

La comunidad inglesa ha sufragado —según afirmó— la totalidad de la construcción de esta mezquita, y por ahora, en sus proyectos, no están las construcciones de otras nuevas. "Porque no construimos mezquistas —justificó— por su valor monumental, sino para albergar a corazones creyentes". Lógicamente, la realidad de la pequeñez de la comunidad cordobesa —sólo cinco miembros— no da razones para ello. "Pero los miembros de la Comunidad cordobesa —añadió— no deben preocuparse, porque si sus corazones son fieles serán capaces de conquistar a todos los españoles.

El jefe supremo de la comunidad ahmadía destacó el especial significado de la inauguración de la mezquita. (Foto Framar)

Relaciones con la Iglesia Católica

Las relaciones con la Iglesia Católica no las quiso concretar, aunque sí dejó constancia de que en principio "no puede haber enemistad entre dos religiones que creen en su mismo Dios, porque, entonces, ese Dios no existiría o una de ellas sería falsa. En nosotros sólo puede haber una actitud de amor.

La presencia de la Comunidad o de la secta se encuentra más —afirmó— entre el mundo musulmán, que entre el árabe, pero no llegó a concretar tampoco la importancia de esa presencia. Se negó a pronunciar cualquier opinión sobre Jomeini y aseguró, previamente, que sus preocupaciones no sólo pasan por la situación de Palestina o la unidad del mundo árabe, sino por la situación general de todo el mundo. Volvieron entonces, las profecías del Corán. "La catástrofe para este milenio que el Corán anuncia, si el hombre no vuelve su vista a Dios, va unida al renacimiento del Islam".

EDITORIAL

Mezquita en Pedro Abad

Detrás de la comprensible emoción que el jefe de la Comunidad Ahmadía, Hazrat Mirza Tahir Ahmad sintió al inaugurar ayer por la tarde en Pedro Abad la mezquita erigida en España por su comunidad musulmana, había también un hecho de gran significado histórico: la inauguración de la primera mezquita que se construye en la provincia de Córdoba después de siete siglos. Y ello ha sido posible gracias al espíritu de libertad religiosa consagrado por la Constitución y apoyado en la madurez de una sociedad que desde una actitud de tolerancia y respeto, se abre a la convivencia civilizada de las ideas políticas y religiosas.

La mezquita de Pedro Abad, al margen del alto significado religioso que sin duda representa para la comunidad Ahmadía —y que respaldaron con su presencia un millar de paquistanies venidos de todo el mundo, entre ellos relevantes personalidades de la ciencia—, constituye para los cordobeses un monumento a la tolerancia y a la convivencia de credos que históricamente entronca con aquel mismo espíritu tolerante puesto de manifiesto en la época califal cordobesa. Sin entrar en polémicas religiosas internas sobre qué representa la Comunidad Ahmadía originaria de Paquistán dentro del Islam actual, los esbeltos y blancos minaretes de la nueva mezquita alzándose a orillas del Guadalquivir en la cercana villa de Pedro Abad, nos producen una cierta emoción histórica, pues sin renegar de las raíces cristianas que conforman predominantemente a la sociedad cordobesa y andaluza de hoy, constituyen, junto al símbolo de tolerancia que representan, una señal inequívoca de identidad para la recuperación de un pasado histórico al que no es lícito renunciar.

En el clima de libertad religiosa que proclama la Constitución, sea bienvenida a Córdoba la Comunidad Ahmadía y su mensaje espiritual para quienes quieran libremente aceptarlo, lejos de toda posible *guerra de religión* que estaría en abierta contradicción con el espíritu de tolerancia y libertad al que los diferentes credos se acogen para establecerse entre nosotros.

La Voz de Córdoba

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Después de 700 años, con la presencia del vicario de la diócesis y de importantes personalidades de esta Comunidad islámica

Los ahmadías inauguraron su mezquita en Pedro Abad

Después de setecientos años, se inauguraba ayer en Córdoba una nueva mezquita en la localidad de Pedro Abad. El jefe supremo de la Comunidad Ahmadía en el mundo, Hazrat Mirza Tahir Amhad, abría oficialmente, en la hora del crepúsculo, las puertas de su primera mezquita en España, la mezquita *Basharat*.

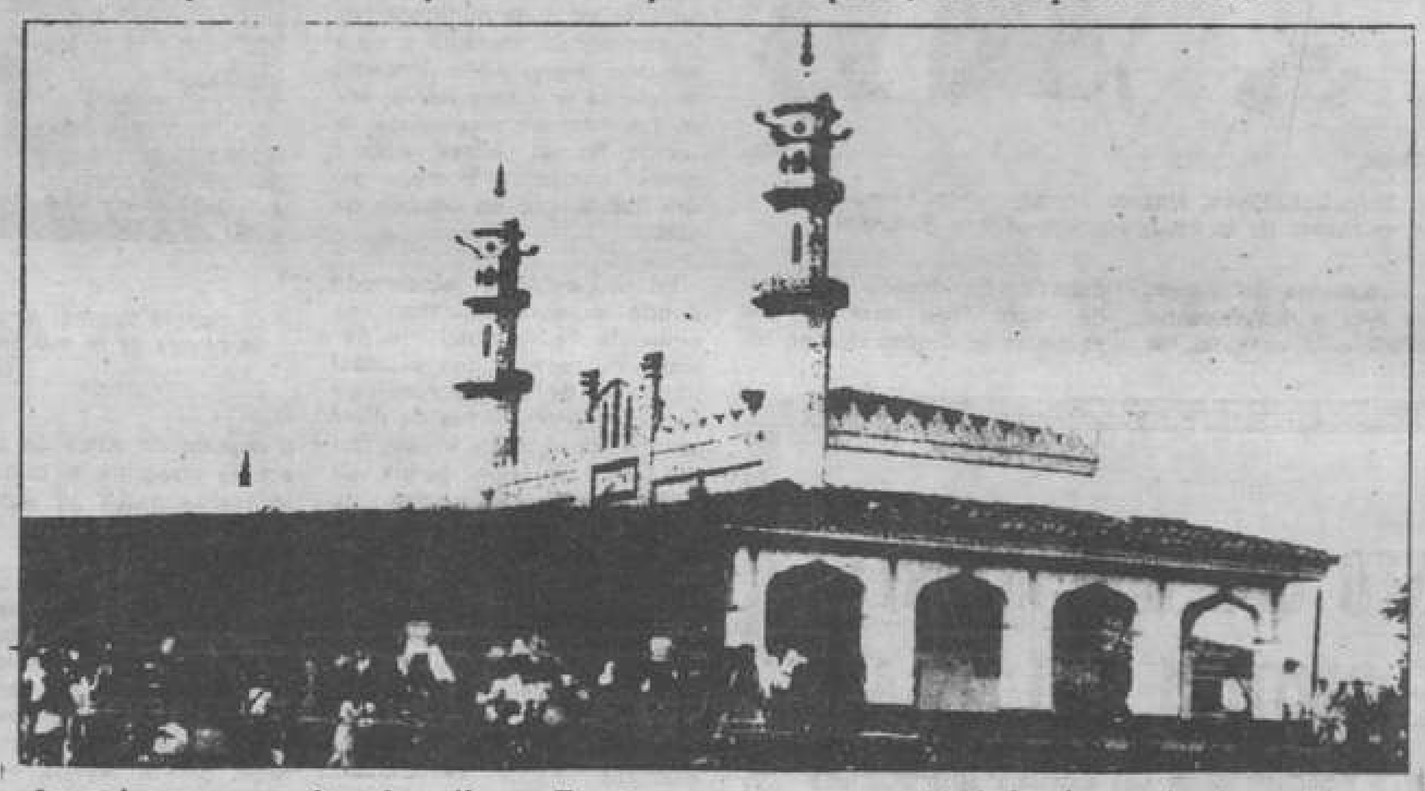

La primera mezquita ahmadía en España, para una comunidad de cinco miembros. (Foto Framar)

F.L.C.

Al acto habían concurrido cerca de tres mil personas, de las que más de la mitad eran miembros de la Comunidad, procedentes de distintas partes del mundo —en especial de la comunidad inglesa— y, el resto, vecinos de Pedro Abad, el elemento heterogéneo y de expectación de toda la celebración. Entre los primeros, se encontraban personalidades de renombre internacional, que habían venido a subrayar el significado de este inicio de *la reconquista espiritual de Andalucía y el mundo entero.* Mohammad Zafrullah Kuan, exministro de Asuntos Exteriores de Paquistán y expresidente del Tribunal Supremo de Justicia Internacional y de la Asamblea General de la ONU, junto con el doctor Abdus Salam, premio Nobel de Física, fueron los dos personajes más significativos que se dirigieron a sus fieles en Alá y al gran número de peroabadenses presentes. La mezquita *Basharat* se vio durante casi toda la tarde agobiada de concurrencia, entre una amalgama de lenguas con escaso sonido español.

El acto, que se prolongó durante dos horas, comenzaba a las siete de la tarde al aire libre, con la presencia, también especialmente significativa, del vicario de la diócesis cordobesa.

El exministro paquistaní habló, como único superviviente presente que conoció en persona al fundador de la Comunidad Hazrat Ahmad de Qadian (Indida), de la vida y personalidad del mismo, mientras que el premio Nobel de Física presentó el aspecto intelectual del Islam. "La busca del conocimiento científico es una obligación para todo creyente musulmán". El imán de la mezquita Karam Ilahi Zafar, también se dirigió a los presentes al igual que los representantes de la Comunidad en el Sudeste Asiático, Oriente Medio, Africa, Europa y Norteamérica, que expresaron su mensaje de salutación, Por último, el jefe supremo y *Kalifa Tulnasih IV* pronunció su mensaje de "amor, paz, armonía, justicia e igualdad", agradeciendo públicamente a la Administración Local, Central y al Gobienro español las facilidades concedidas para la construcción de la mezquita. "Hay pueblos en el mundo —dijo— que pueden conquistarse por la fuerza, pero el pueblo de España no es uno de ellos". El corazón es su camino.

La mezquita quedaba así inaugurada tras un día de convivencia entre los dos pueblos, con un especial significado religioso. Cinco oraciones rezaron a lo largo del día. A las seis y media de la mañana, a la una y media la oración del viernes (*Juma*), la más importante, a la cinco de la tarde, la oración de *Asar*, a las ocho y media y a las diez y cuarto de la noche. Pero también el ágape, sin excesos, tuvo su lugar, como cosa imprescindible.

Una mezquita de 30 millones

Tras las obligadas solicitudes de los permisos oficiales para su construcción, en octubre de 1980 se colocaba la primera piedra de la mezquita Basharat, que últimaba su construcción en febrero del presente año.

Esta obra de la Comunidad Ahmadía en España, realizada por el arquitecto cordobés López y Lope de Rego y una empresa de Pedro Abad, ocupa 623 metros cuadrados, en una parcela de 6.333.

La obra, que no rompe el paisaje, "se puede considerar integrada —según el arquitecto hacedor— en la arquitectura popular cordobesa, a las que añade ciertas connotaciones propias de su origen, como el arco aquillado". Y como —también los dos minaretes, que pinchan el cielo y que le fueron impuestos al arquitecto, por ser iguales a los de la mezquita de la ciudad paquistani del fundador de la Comunidad.

El edificio tiene forma de ele, orientado uno de sus ejes y, lógicamente, el mirhab hacia La Meca.

Una comunidad de 20.000 miembros en Europa

El Movimiento Ahmadia del Islam fue fundado por Hazrat Ahmad de Qadian el 23 de marzo de 1889, en la ciudad de Luddehana (La India).

Este *Mesías Prometido del Islam*, como la Comunidad lo considera, nació en 1835 entre una familia noble mongola y viene a representar, en sus concepciones, la segunda venida de Jesucristo, "tal como San Juan Bautista representó la segunda venida de Elías el profeta".

El jefe supremo de la comunidad y el premio Nobel, Abdus Salam, durante el acto inaugural. (Foto Framar)

En 1947, cuando se dividieron la India y Paquistán, la Comunidad tuvo que emigrar a este último país, donde se fundó la ciudad de Rabwah, actual sede central de la misma. Hoy puede decirse que se encuentra extendida, aunque no con mucha intensidad por casi todas partes del mundo. En Europa, según su jefe supremo, la Comunidad alcanza los 20.000 miembros, la mayoría de los cuales se encuentran en Inglaterra. Desde que muriera el fundador en 1908, el actual jefe supremo, Hazrat Mirza Tahir Ahmad, es su cuarto sucesor. La mezquita que acaban de inaugurar en Pedro Abad es la primera de España y la comunidad cordobesa, dirigida por el imán Karam Ilahi Zafar, cuenta tan sólo con cinco miembros.

Su mensaje religioso, según pregonan, es unionista —de todas las religiones— y de amor.

Pedro Abad, receloso y expectante

Los perabeños habían acudido por la curiosidad de lo nuevo a conocer las formas y los fondos de ese elemento que se ha introducido en su vida cotidiana.

El alcalde de la localidad, Miguel García, nos resumía la opinión del pueblo. "En principio, el recelo ha sido y es general en el pueblo hacia esta inserción de quienes ellos llaman *los moros*. Por otra parte, el otro sentimiento que se da es el de expectación. *¿Vendrán a conquistarnos otra vez?*, se ha llegado a comentar".

"Yo considero la construcción de esta mezquita como claramente positiva, añade el alcalde. Desde el punto de vista político, se viene a cumplir el precepto constitucional de la libertad religiosa. Desde el punto de vista económico, también ha sido positivo el trabajo que ha supuesto para las familias durante la construcción y las propias tasas para el Ayuntamiento"

طارق کے گھوڑوں کے ٹاپوں کی آواز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ۱۹۷۰ء کے سفر سپین کے دوران ایک اہم تاریخی لمحہ کی روداد

"..... جوں جوں میڈرڈ قریب آتا گیا حضور کی طبیعت میں ایک اضطراب کی سی کیفیت نظر آنے لگی۔ میڈرڈ کا ہوائی اڈہ نظروں کے سامنے آیا تو حضور نے پیچھے مڑ کر فرمایا:-

"مجھے تو طارق کے گھوڑوں کے ٹاپوں کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں کیا تم کو بھی سنائی دے رہی ہیں"

(الفضل ۵ مئی ۱۹۷۱ء)

Un Nobel y un ex-presidente de la ONU, entre los asistentes

El jalifa supremo ahmadí inauguró la mezquita de Pedro Abad

De izquierda a derecha: Mohammad Zafrullah Khan, Hazrat Mirza, Tahir Ahmad y el Nobel Abdus Salam, durante un momento de la inauguración.—(Foto Ricardo)

"Al pueblo español no se le puede conquistar con otra arma que no sea el amor"

(De nuestra Redacción).

Tras cerca de siete siglos de ausencia los acentos de la oración musulmana del viernes volvieron ayer a desvanecerse en ecos sobre la campiña cordobesa. En dorado atardecer de Pedro Abad unas dos mil personas se dieron cita en torno a la mezquita edificada por la comunidad ahmadía a cuya solemne inauguración procedió el jefe de la misma Hazrat Mirza Tahir Ahmad sucesor del fallecido Hazdat Mirza Ahmad quien colocó la primera piedra del templo en octubre de 1980.

En un ambiente abigarrado donde se entremezclaban vecinos de Pedro Abad con pakistaníes tocados con el clásico gorro de piel o rumi-topi invitados procedentes de diversas nacionalidades y una amplia representación de los medios informativos locales, nacionales y extranjeros se llevó a cabo a la una de la tarde la oración del viernes, día equivalente para los mahometanos al dominoo entre los cristianos. A esta «sohar» u oración del mediodía seguiría, a las cinco de al tarde el «asar» u oración de media tarde que también fué seguida puntualmente por todos los musulmanes presentes algunos de los cuales reflejaban en sus rostros vivas muestras de emoción. Una y otra oración forman parte de las cinco del ritual mahometano junto con el «Fayer» u oración de antes de salir el sol, la «magrib» al ponerse y la «esha» antes de acostarse

El vicario general de la Diócesis, Valeriano Orden saluda al jefe de la misión ahmadía en Córdoba, K. J. Zufar. (Foto Ricardo)

PEDRO ABAD FUE UNA FIESTA

Cientos de coches con matrícula extranjeras ocupaban los alrededores donde también era posible ver algunas tiendas de campaña desplegadas por los visitantes musulmanes. A la puerta de la mezquita se podían adquirir, en pequeños puestos, chapas en las que, junto a la imagen de ésta, una leyenda en inglés testimoniaban el acto con la siguiente frase: Masjed Basnarat Spain, built after 700 years, opening ceremony sept. 10.82». Otras chapas reproducían frases en caracteres cúficos no faltando tampoco pegatinas con el lema que campa en el pórtico de la mezquita: «Amor para todos, odio para nadie» (eso sí, en inglés o sea «Love for all, hatred for none»). Tanto unos como otras fueron portadas indistintamente por el público cristiano y musulmán en un ambiente que en todo momento se caracterizó por la la convivencia y la participación festiva.

Ante la fachada principal de la mezquita cuyos dos minare

(Pasa a la Pág. siguiente)

La pequeña mezquita resultó insuficiente ante el elevado número de asistentes al acto que realizaron el «asar» en la parte exterior cubierta por un toldo. (Foto Ricardo)

Hazrat Mirza Tahir Ahmad:

"EL UNICO TRIUNFO QUE NOS INTERESA ES EL ESPIRITUAL DEL ISLAM"

«Elegimos esta tierra porque aquí las gentes son buenas y entienden el amor»

(De nuestra Redacción)

Con un gran ceremonial y rodeado de fervorosos fieles ataviados con túnicas y turbantes, hizo su entrada en la sala preparada para la rueda de prensa, el Jalifa Supremo de la Comunidad Ahmadía en el mundo Hazrat Mirza Nasir Ahmad, llegado a nuestro país con la importante misión de inaugurar la primera Mezquita construida en España después de siete siglos, en el pequeño pueblo de Pedro Abad.

Hombre de mediana edad, con suma amabilidad fué contestando a las preguntas que le formularon los numerosos informadores desplazados al acto.

—La inauguración de la Mezquita en España —comenzó diciendo— es una celebración muy esperada por todos los fieles de la misión Ahmadía mundial. Nuestro jefe supremo, fallecido recientemente, eligió ubicarla aquí por considerar que en esta tierra las gentes son buenas y entienden el amor.

BUSCANDO EL TRIUNFO ESPIRITUAL

A la pregunta, argumentada sobre antiguas profecías islámicas, acerca de si los musulmanes pretenden una nueva conquista de Andalucía, el califa supremo fue contundente en su respuesta: «La única profecía que a nosotros nos interesa, es la que se refiere al triunfo espiritual del islam».

Las alusiones a la espiritualidad fueron una constante en las respuestas del jefe supremo. A este respecto manifestó su preocupación por la división actual del mundo árabe, aclarando que su concepto de unidad es bien distinto al que se tiene en Occidente. Pero más que por la división del Islam, puso de relieve su alarma por la división del mundo en general. **«Por eso, la comunidad lo tiene presente en sus plegarias y reza para que el mundo llegue a un mayor entendimiento».**

Al pedírsele su opinión sobre Jomeini, el jalifa Ahmadí sonrió socarronamente: **«sabía que este tema iba a salir. Pero de esta cuestión mejor no hablar».** También el problema palestino entra dentro de sus preocupaciones por el mundo. **«Es gente que está sufriendo mucho —dijo— pero nosotros los tenemos presentes en nuestras oraciones. Y además porque son musulmanes y un precepto dice que todo musulmán debe ayudar a otro, tanto si es el agresor como el agredido. ¿Que como se produce esta ayuda? «Deteniendo la mano del agresor»,** agregaría.

SOLO CINCO MIEMBROS EN CORDOBA

Aunque los miembros de la comunidad en Córdoba son escasos, ya que solo suman cinco, el Jalifa no parece preocuparle. **«Cuando llegué de estudiante a España en 1957 no pasaban de los tres en total».** El ha pedido a sus seguidores que sean abiertos de corazón y reproduzcan los valores islámicos. Que la misión ya se irá extendiendo.

La financiación de la mezquita es clara. Los gastos de su construcción fueron sufragados por miembros de la misión, principalmente los ingleses. De momento no piensan levantar nuevos templos en España. En cuanto a que la comunidad cuente entre sus miembros con relevantes personalidades como un Premio Nobel de Física y un ex presidente de la ONU es motivo de satisfacción para todo ellos.

Hazrat Mirza Tahir Ahmad no está de acuerdo en que Occidente se está alejando de las religiones. Cree que hay un sentimiento de acercamiento a los valores musulmanes que él compara con la época del Renacimiento. Sus últimas palabras aseguraron que el ser humano no estará satisfecho hasta que acepte el islam, reiterando que los ahmadies no pretenden una conquista cultural sino tan sólo espiritual. Que la gente comprenda lo que suponen los valores espirituales.

(Foto Ricardo)

CORDOBA

Director: FEDERICO MIRAZ

Edita M.C.S.E.

Sábado, 11 Septiembre 1982
35 pesetas

Director adjunto: JUAN OJEDA

Digitized by Khilafat Library Rabwah